Regd No 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۹ روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱/-

یوم سہ شنبہ - ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

نمبر ۴۴/۹ | ۲۲ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش | ۲۲ فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ فروری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"زخم کی تکلیف ابھی ہے"

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۰ فروری - یوم مصلح موعود کے موقعہ پر مورخہ ۲۰ فروری کو ربوہ میں ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد عمل میں آیا جس میں علمائے سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر اس کی اہمیت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود باجود میں اس کے پورا ہونے پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ دنیا بھر میں اسلام کی ترقی اور اس کا غلبہ حضور کے بابرکت وجود سے ہی وابستہ ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کی ہدایات اور ارشادات پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم اس غرض کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں کہ جس غرض کی خاطر اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے (اس جلسے کی کارروائی کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں۔)

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے وعدوں میں ابھی تک سوا لاکھ روپے کی کمی ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جماعت کے ایک حصہ نے اپنے فرض کو پوری طرح ادا نہیں کیا

اپنے فرائض کا صحیح احساس کرتے ہوئے باقیماندہ چند دنوں میں وعدوں کی موجودہ کمی کو دور کرنے کی پوری کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس - مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

میں کئی دنوں سے گھٹنے کے درد کی وجہ سے نماز کے لئے مسجد میں نہیں آسکا رات بے کلی سے گزری ہے۔ اور اب بھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔ اس کے علاوہ بارہ تیرہ دن ہوگئے میرے پیٹ پر ایک پھنسی نکلی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے سجدہ وغیرہ آسانی سے نہیں کرسکتا۔ ابھی تک یہ تکلیف بھی دور نہیں ہوئی۔ بظاہر یہ پھنسی ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن پھر پیپ پڑ جاتی ہے پھر ٹھیک ہو جاتی ہے اور پھر پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے میرے لئے بیٹھنا یا سجدہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے میں خطبہ بھی بیٹھے ہوئے دے رہا ہوں۔ اور نماز بھی بیٹھ کر ہی پڑھاؤں گا۔

میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ یہ جمعہ تحریک جدید کے وعدوں کے لحاظ سے آخری جمعہ ہے۔ تحریک جدید کے

وعدوں کی آخری تاریخ ۲۳ فروری

ہے اور آج ۱۸ فروری ہے۔ گویا اگلا جمعہ ۲۵ فروری کو آئے گا۔ اور ۲۵ فروری تک تحریک جدید کے وعدوں کی میعاد گزر چکی ہوگی۔ اس وقت تک جتنے وعدے آنے چاہیئے تھے۔ ابھی تک ان میں سوا لاکھ کی کمی ہے۔ اور روزانہ وعدوں کی آمد بھی ہزار دو ہزار سے زیادہ نہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جماعت کے افراد نے اپنے فرائض کو سمجھنے میں کوتاہی کی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ اور یہ ضرور ہوگا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے مجھ پر بھی یہ ذمہ داری عائد کی ہوئی ہے۔ کہ میں تم سے کام کراؤں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ جہاں اللہ تعالےٰ اپنے کام کو چلانے کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ کھول دے گا۔ وہاں میں محسوس کرتا ہوں کہ چاہے مجھے سختی کرنی پڑے۔ یا کوئی اور طریق اختیار کرنا پڑے بہرحال میں تم کو اس ذریعہ سے توجہ دلاتا رہوں گا تاکہ تم اپنے فرائض کو سمجھ جاؤ۔ میرے لئے یہ بات تلخ ہے یا شیریں مجھے اس کی کوئی پروا نہیں۔ بہرحال میں نے خدا تعالےٰ کے سامنے یہ بات پیش کرنی ہے کہ جن لوگوں سے کام لینے کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی تھی۔ ان سے میں نے کام لیا ہے یا نہیں اور جو لوگ میری ہدایت کے مطابق کام نہیں کرسکے انہیں میں نے اپنی جماعت سے الگ کر دیا ہے یا نہیں۔

میں آخری دفعہ جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

اپنے فرائض کو سمجھے

ابھی وعدوں کی میعاد میں چند دن باقی ہیں۔ ممکن ہے ان چند دنوں میں وعدوں کے بھیجنے میں زور پیدا ہو جائے۔ عام طور پر ان آخری دنوں میں وعدوں میں زور نہیں ہوتا۔ بلکہ وعدوں کی آمد میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر جو وعدے اس وقت آرہے ہیں ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وعدوں کے زور میں کمی آچکی ہے۔ پچھلے پانچ دنوں میں دس ہزار کی جو زیادتی تھی۔ وہ یک دم ۲۶ ہزار کی کمی میں تبدیل ہوگئی۔ اس پر تم آئندہ کا بھی قیاس کرلو۔ بہرحال میں جماعت کے افراد کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تم نے احمدیت میں داخل ہوتے وقت اس بات کا اقرار کیا تھا۔ کہ ہم

دین کو دنیا پر مقدم

کریں گے۔ لیکن اس دفعہ ایسے آثار پیدا ہوئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ اور اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔ ابھی چند دن باقی ہیں تم ان میں اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور ساتھ دعا بھی کرو۔ کیونکہ یہ بات ناممکن نہیں کہ ان چند دنوں میں جماعت میں ایسا

جوش پیدا ہو جائے

کہ اللہ تعالےٰ جماعت کی اس کوتاہی کو دور کردے جو اس نے اس وقت تک کی ہے۔ لیکن اگر اس نے پھر بھی کوتاہی کی۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر کسی نے سمندر طے کرنا ہو۔ اور اس کی گردن پر بوجھ ہو۔ تو اس بوجھ کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ نجات اس بوجھ کو اتارنے میں ہی ہوتی ہے۔ اگر کسی بڑے سمندر کو طے کرنا ہو یا کسی بڑے دریا کے پاٹ میں سے گزرنا ہو اور پتھر گلے کے ساتھ بندھا ہوا ہو۔ تو وہ شخص احمق ہوگا۔ جو اس پتھر کو اتارے نہیں۔ جو اس پتھر کو نہیں اتارے گا۔ وہ سمندر کو طے کرتے ہوئے ڈوب جائے گا۔ اس لئے میں جماعت کو آخری دفعہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اب ایسا قدم اٹھائے۔ جس سے پہلی شرمندگی دور ہوسکے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں اس بات کے بیان کرنے سے بھی باز نہیں رہ سکتا کہ اس بارہ میں

مرکزی دفتر

نے بھی غفلت سے کام لیا ہے۔ میں ایک ماہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہ کسی نہ کسی جگہ غلطی ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کے خطوط میرے پاس آرہے ہیں۔ ان میں سے ۹۹ فیصدی نے یا تو وعدوں میں اضافہ کیا ہے یا کم سے کم پہلے سال جتنے وعدے کئے ہیں صرف چند جماعتیں ہیں۔ جن سے اس بارہ میں سستی واقع ہوئی ہے۔ اب عقلمند کا یہ کام ہے کہ وہ بیماری تلاش کرے۔ اور پھر اس کا علاج کرے میں نے مرکزی دفتر سے کہا۔ کہ مجھے ایسی جماعتوں کی لسٹ بھجواؤ۔ جنہوں نے وعدے بھجوانے میں سستی سے کام لیا ہے۔ تا ان پر زور دیا جائے یا تم اپنے انسپکٹروں کو بھجواؤ۔ اور ان سے کہو کہ اگر وعدے بھجوانے ہیں تو جلدی بھجواؤ۔ دفتر والوں نے کہا جی حضور اور پھر آٹھ دن گزر گئے۔ پھر میں نے کہا مجھے سست جماعتوں کی لسٹ بھجواؤ۔ تو دفتر والوں نے کہا جی حضور اور پھر آٹھ دن گزر گئے۔ اور ابھی تک ان کی طرف سے لسٹ نہیں آئی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر

پھر میں نے اختر صاحب سے کہا کہ ان لوگوں سے سست جماعتوں کی لسٹ بنوا دو۔ اور مجھے بھجوا دو۔ میں سمجھا تھا کہ وہ باہر سے آئے ہیں کام کریں گے۔ لیکن انہوں نے بھی باتوں کی عادت ڈالی ہوتی ہے۔ کام کرنے کا نام وہ بھی نہیں لیتے۔ میں نے انہیں سمجھایا تھا کہ بعض لوگ کام کرتے وقت پچھلی تین پشتوں سے کام شروع کرتے ہیں اور اس طرح ان کے کاموں میں دیر ہو جاتی ہے مگر انہوں نے میری اس نصیحت پر عمل کرنے کی بجائے یہ خیال کر لیا۔ کہ تین پشتیں بھی تھوڑی ہیں۔ اصل میں چھ پشتوں سے کام شروع کرنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ بھی کوئی کام نہیں کر رہے۔ پھر میں نے وکلاء کو بلا کر کہا کہ تم وکیل المال سے

روزانہ رپورٹ لیا کرو

لیکن انہوں نے بھی اس کام کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے دونو فریق پر سختی کرنی پڑے گی۔ وکلاء کو بھی میں نے کہا۔ کہ جماعت وار وعدے چیک کرو۔ اور وکالت مال سے روزانہ رپورٹ لے کر مجھے بھجواؤ۔ لیکن انہوں نے نہایت غیر ذمہ دارانہ رویہ اختیار کیا۔ میں نے انہیں طریق علاج بھی بتا دیا تھا۔ لیکن انہوں نے میری ہدایت کے مطابق کام نہیں کیا۔ اختر صاحب سے کہا کہ تم ان سے کام کراؤ۔ اور انہیں کہو۔ تم مرض کو پکڑو۔ اور اس کا علاج کرو۔ لیکن انہوں نے بھی اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کیا حالانکہ یہ ایک معمولی بات ہے۔ جماعتوں کے وعدوں کا جائزہ لینے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ کس جماعت نے سستی سے کام لیا ہے۔ یا ان کے وعدوں میں پچھلے سال کی نسبت کمی آئی ہے۔ میرے پاس جن جماعتوں کے وعدے آئے ہیں۔ ان میں صرف ایک جماعت ایسی ہے۔ جس کے اس سال کے وعدے پچھلے سال کے وعدوں کی نسبت کم ہیں۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ لکھی ہے کہ ان کے کچھ آدمی تبدیل ہو کر دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی جماعت نہیں جس کے وعدے

پچھلے سال کی نسبت

کم ہوں۔ بلکہ انہوں نے پچھلے سال کی نسبت وعدے بڑھا کر پیش کئے ہیں۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ دفتر نے مقابلہ کر کے دیکھا نہیں۔ کہ کونسی جماعت نے وعدے بھجوانے میں سستی کی ہے۔ جتنی جماعتوں نے اس وقت تک وعدے بھجوائے ہیں۔ انہوں نے پچھلے سال کی نسبت وعدے بڑھا کر پیش کئے ہیں۔ اس لئے لازماً جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدوں کی لسٹ نہیں آئی۔ ان میں سے بعض کی طرف سے کوتاہی ہوئی ہو گی۔ پس بجائے اس کے کہ میرے پرانے خطبوں کے بعض حوالے نکال نکال کر الفضل میں شائع کئے جائیں اور اس طرح لوگوں پر یہ اثر ڈالا جاتا کہ دوسری جماعتوں نے بھی وعدے بھجوانے میں سستی سے کام لیا ہے۔ یہ ضروری تھا کہ جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک وعدے نہیں آئے۔ ان پر زور دیا جاتا۔ پس یہ بات مشکل ہے کہ میں اس سستی کی ذمہ داری صرف جماعتوں پر ڈالوں۔ مرکزی دفتر والوں نے بھی سستی اور غفلت سے کام لیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ میں جماعت پر بھی اور مرکزی دفتر والوں پر بھی سختی کروں۔ یہ ایک تلخ گھونٹ ہے جو مجھے پینا پڑے گا۔ لیکن اپنے فرائض کی ادائیگی میں اس قسم کے تلخ گھونٹ پینے ہی پڑتے ہیں۔ چاہے بعد میں یا ساتھ ہی میرے دل پر یہ بات گراں گذرے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہونے کے لئے اس قسم کے تلخ گھونٹ پئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ لیکن اس سے قبل میں

ایک دفعہ پھر

جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی کوتاہیوں اور سستیوں کو دور کرے۔ اور ان چند دنوں میں جو باقی رہ گئے ہیں۔ وعدوں کی موجودہ

کمی کو دور کرے

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ میں نے وکلاء کو اپنے پاس بلایا۔ اور اپنے سامنے بٹھا کر کہا کہ تم جماعت وار وعدے چیک کرو۔ اور وکالت مال سے روزانہ کام کی رپورٹ لو۔ پھر اختر صاحب کو بلا کر کہا کہ دفتر کے کام میں فلاں نقص ہے۔ ان سے وہ نقص دور کراؤ۔ اور مجھے سست جماعتوں کی لسٹ بھجواؤ۔ لیکن وہ ہر دفعہ جی حضور ہی کرتے رہے ہیں۔ اور ابھی تک ان جماعتوں کی لسٹ پیش نہیں کی۔ یہ ایک حسابی کمزوری تھی۔ کوئی اخلاقی کمزوری نہیں تھی جس کے دور کرنے میں دقت پیش آتی۔ صرف حساب کی بات ہے۔ کاپی پر پچھلے سالوں کے وعدے بھی لکھے ہیں۔ اور اس سال جو وعدے آئے ہیں۔ وہ بھی لکھے ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک جماعت کا پچھلے سال اتنا وعدہ تھا۔ اور اس سال اتنا وعدہ ہے۔ یا اس سال اس نے اپنے وعدے نہیں بھجوائے پھر بجائے اس کے کہ الفضل میں میرے خطبات کے حوالے شائع کئے جائیں۔ کیوں نہ ان ۲۵ یا ۳۰

جماعتوں پر زور دیا جائے

کہ وہ اپنے نقص کو دور کریں ساری جماعتوں کو کیوں بدنام کیا جائے بہرحال اس وقت تک جو وعدے آئے ہیں۔ وہ قریباً ۲/۳ ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ۲/۳ جماعتوں نے اپنی

ذمہ داری کو پوری طرح ادا کیا ہے

پھر ان ۲/۳ جماعتوں کو کیوں بدنام کیا جائے باقی ۱/۳ جماعتوں پر کیوں زور دیا جائے بلکہ ان ۱/۳ جماعتوں میں سے بھی بعض جماعتوں نے وعدے بھیج دیئے ہوں گے۔ یا ان کے وعدے آنیوالے ہوں گے۔ بہرحال جن جماعتوں نے وعدے نہیں بھجوائے۔ ان سے کہو۔ کہ یا وعدے بھجواؤ۔ یا جواب دو۔ یا تم اپنا انسپکٹر وہاں بھیج کر ان سے وعدے لیتے۔ لیکن تم ہر دفعہ جی حضور کہکر چلے جاتے ہو۔ وکالت مال میں جو نیا عملہ لگا ہے۔ وہ ایسا غیر مبارک ثابت ہوا ہے۔ کہ وہ جی حضور سے آگے نہیں جاتا ویسے وہ مخلص ہیں۔ لیکن ان میں کام کرنے کی قابلیت نہیں۔ جی حضور پر بات ختم کر دیتے ہیں حالانکہ بجائے اس کے کہ وہ ساری جماعتوں کو مخاطب کریں۔ انہیں صرف ان جماعتوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے تھی۔ جنہوں نے اس وقت تک سستی سے کام لیا ہے۔ ساری جماعت کو مخاطب کرنا اُسے سست کر دیتا ہے۔ ایک شخص نہ صرف روزانہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے بلکہ روزانہ نماز تہجد بھی ادا کرتا ہے۔ اسے اگر یہ کہا جائے۔ کہ تم پانچ وقت نماز پڑھا کرو تو یہ کتنی بے وقوفی کی بات ہے۔ وہ تو پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد بھی ادا کر رہا ہے تم

ان لوگوں کے پاس جاؤ

جو نماز نہیں پڑھتے۔ اسی طرح الفضل میں نوٹس شائع کرنے کے یہ معنے ہیں کہ ساری جماعت نے وعدے بھجوانے میں سستی سے کام لیا ہے۔ حالانکہ ایسا کہنا درست نہیں اکثر جماعتوں نے اخلاص کا پورا نمونہ دکھایا ہے۔ الفضل میں اس قسم کے مضامین پڑھ کے ایک شخص یہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا باقی سب سست ہیں۔ مثلاً کراچی والے اخبار پڑھتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں۔ کراچی والوں نے تو وعدے بھجوا دئے ہیں اس کا ہمیں علم ہے معلوم ہوتا ہے باقی سب جماعتیں بد دیانت ہیں۔ لاہور والے سمجھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے وعدے تو مرکز میں جا چکے ہیں۔ اور اس کا ہمیں علم ہے۔ معلوم ہوتا ہے باقی سب جماعتیں بد دیانت ہیں۔ راولپنڈی والے احمدی اخبار پڑھتے ہیں۔ تو وہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے وعدے تو جا چکے ہیں۔ اور اس کا ہمیں علم ہے۔ معلوم ہوتا ہے ہماری جماعت کے سوا باقی سب جماعتیں بد دیانت ہیں۔ گویا بجائے اس کے کہ ان مضامین سے کوئی فائدہ ہو۔ لوگوں کے ایمان میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ میں نے کئی دفعہ توجہ دلائی ہے۔ کہ تم واقعات نکال کر توجہ دلایا کرو ساری جماعت کو بدنام نہ کیا کرو۔ جب کوئی بات کرو اس بات کی وضاحت کر دیا کرو کہ فلاں فلاں جماعت نے اس کام میں سستی دکھائی ہے۔ مثلاً اب میں جماعت کی سستی کا ذکر کر رہا ہوں۔ تو میں یہ بھی واضح کر رہا ہوں کہ ۲/۳ جماعت اپنے وعدے بھیج چکی ہے۔ بلکہ باقی ۱/۳ میں بھی کچھ کمی ہو جائے گی۔ بعض جماعتوں کے وعدے بھجوائے جا چکے ہوں گے۔ اور بعض کے وعدے چند دن کی باقی ماندہ مدت میں آ جائیں گے۔ پھر میں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ساری ذمہ داری جماعت پر ہی نہیں کچھ ذمہ داری دفتر پر بھی ہے۔ میں نے دفتر والوں کو ان کے اس نقص کی طرف بارہا توجہ دلائی ہے۔ لیکن انہوں نے اپنے نقص کو دور نہیں کیا۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ جماعت کا صرف ساتواں یا آٹھواں حصہ ایسا ہے جس نے اس بارہ میں سستی سے کام لیا ہے۔ اب یہ نہیں ہو گا کہ کراچی والے کہیں کہ ہمارے سوا باقی سب بے ایمان ہو چکے ہیں۔ راولپنڈی والے کہیں کہ ہمارے سوا باقی سب بے ایمان ہو چکے ہیں یا حیدر آباد والے کہیں کہ ہمارے سوا باقی سب بے ایمان ہو چکے ہیں لیکن وکالت مال کے اعلانات سے ہر جماعت یہی سمجھتی ہے کہ اس کے سوا باقی سب جماعتیں بے ایمان ہیں۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ فلاں فلاں جماعت میں نقص ہے تو جن جماعتوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا کیا ہے اور

اپنے اخلاص کا نمونہ

دکھایا ہے ان کے حوصلے بڑھیں گے ان کے ایمان میں زیادتی ہو گی۔ مگر اب یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ جماعتیں جن کی طرف سے وعدے آ چکے ہیں وکالت مال والوں کو کذاب کہتی ہوں گی۔ یا پھر ہر شخص اپنے سوا سب کو بے ایمان کہتا ہو گا۔ اور یہ دونو باتیں خطرناک ہیں لیکن دفتر والے سمجھتے نہیں اگر اسی طرح کام ہوتا رہا۔ تو غلط فہمیاں بڑھتی جائیں گی۔ پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ اور بتا دیتا ہوں کہ ابھی چند دن باقی ہیں اگر وکالت مال کے عملہ میں ایمان ہے۔ تو وہ اب بھی ایسی جماعتوں کی لسٹ بھجوا دے۔ جنہوں نے اس وقت تک وعدوں کے بارہ میں سستی سے کام لیا ہے۔ وکلاء سے میں نے کہا تھا۔ کہ وکالت مال کی نگرانی کرو۔ اور اس سے رپورٹ لے کر مجھے روزانہ اطلاع دیا کرو وہ مجھے بتائیں کہ کیا انہوں نے کبھی ایسی اطلاع بھجوائی میں نے انہیں نقص بتایا تھا۔ کیا انہوں نے وہ نقص دور کر دیا۔ کیا انہوں نے اٹھارہ دنوں میں ایک دن بھی میری ہدایت کے مطابق کام کیا۔ پھر اختر صاحب بتا دیں کہ کیا انہوں نے اٹھارہ دنوں میں ایک دن بھی میری ہدایت پر عمل کیا۔ میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ فلاں جگہ نقص ہے۔ اور وکیل نے جی حضور کہکر ٹال دیا۔ اگر ہمیں ایسی جماعتوں کا پتہ لگ جائے جنہوں نے وعدے بھجوانے میں سستی کی ہے تو ہم ان کے امیر بدل دیں۔ ان کے سکرٹری بدل دیں۔ باقی جماعتوں کو کیوں بدنام کریں بہرحال یہ طریق اصلاح کے قابل ہے جن جماعتوں نے دوسرے لوگوں کی اصلاح کرنی ہے۔ انہیں پہلے گھر کی اصلاح کرنی چاہیئے اگر کسی کے اپنے گھر میں گند پڑا ہے۔ تو اس نے گلی میں کیا صفائی کرنی ہے اگر ان لوگوں میں ہی کمزوری پائی جائے جو نمبردار کہلاتے ہیں تو اور لوگوں کی اصلاح تو ہو چکی

باقی صفحہ ۸ پر

فہرست مضامین سیرۃ خاتم النبیین جلد سوم

از اوائل سنہ ۹ھ تا وفات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

قسط دوم

میری تصنیف سیرۃ خاتم النبیین صلعم کی اس وقت تک خدا تعالےٰ کے فضل سے دو جلدیں مکمل اور تیسری جلد جزواً شائع ہو چکی ہیں۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ اس نے مجھے اس کتاب کی تصنیف کی توفیق عطا فرمائی۔ اور میری اس کوشش کو قبولیت سے نوازا فالحمد للہ علیٰ ذالک

میں نے کچھ عرصہ سے سیرۃ خاتم النبیین کی تیسری جلد کے بقیہ حصہ کے مضامین کی فہرست تیار کر کے مرتب کر رکھی تھی۔ جو اب الفضل میں شائع کرنے کی غرض سے بھجوا رہا ہوں۔ اس اشاعت کی سہ گونہ غرض ہے اوّل یہ کہ تا مجھے اس کتاب کی تکمیل کی یاد دہانی ہوتی رہے۔ **دوسرے** یہ کہ اگر خدا نخواستہ میں اسے اپنی زندگی میں مکمل نہ کر سکوں۔ تو خدا کا کوئی اور بندہ اسے انہی لائنوں پر مکمل کر دے۔ اور میں بھی اس کے ثواب میں حصہ دار بن جاؤں۔ اور **تیسرے** یہ کہ اگر کسی دوست کے خیال میں اس فہرست کی تکمیل کے متعلق کوئی مفید تجویز آئے۔ یعنے ان کی رائے میں اس فہرست میں کوئی عنوان زیادہ ہونے والا ہو۔ یا ترتیب بدلنے والی ہو۔ یا کوئی اور تبدیلی ضروری ہو تو وہ مجھے مطلع فرما کر اس تصنیف کے ثواب میں شریک ہو جائیں؛

بالآخر دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اس ضروری تصنیف کی تکمیل کے لئے دعا بھی فرمائیں۔ کیونکہ ہر امر حقیقۃً خدا تعالےٰ ہی کے فضل اور اس کی توفیق کے ساتھ متعلق ہوتا ہے۔

خاکسار راقم اثم
مرزا بشیر احمد عفی عنہ ربوہ ۱۰ ۳ جنوری ۱۹۵۵ء

واقعات سنہ ۹ھ

ماہ	واقعہ	کیفیت
بلاتعین ماہ	تعیہ عام الوفود یعنے سال بھر وفدوں کا مدینہ میں آتے رہنا اور اسلام کی اشاعت میں غیر معمولی توسیع	
محرم	بعث عیینہ بن حصن بطرف بنی تمیم	
محرم یا صفر	بعث ولید بن عقبہ بن ابی معیط بطرف بنی مصطلق	
	سریہ ابن عوسجہ بطرف بنی عمرو	
"	بعث قطبہ بن عامر بطرف خثعم	
ربیع الاول	بعث ضحاک بطرف بنی کلاب	
	بعث علقمہ بن مجزز بطرف حبشہ	(حاکم کے نزدیک یہ ماہ صفر میں ہوا)
ربیع الآخر	بعث حضرت علی بطرف فلس	
"	بعث عکاشہ بن محصن بطرف الجناب	
"	کعب بن زہیر شاعر کا مسلمان ہونا	(یا ربیع الثانی اور بعض کے نزدیک سنہ ۸ھ)
"	مشہور قصیدہ بردہ	
"	آنحضرت صلعم کا اپنی ازواج سے ایک ماہ ہجر کرنا	(ابن حبان کے نزدیک یہ واقعہ سنہ ھ میں ہوا اور ابن حجر نے بھی یہی کہا ہے)
رجب تمبر ۶۳۰ء	غزوہ تبوک جسے غزوۃ عسرۃ بھی کہتے ہیں (غزوہ موتہ کے بعد روم اور ایران کے ساتھ جنگ کا یہ پہلا قدم تھا)	
"	سریہ خالد بطرف اکیدر از مقام تبوک	
"	وفات عبد اللہ ذی البجادین تبوک میں	
"	ہرقل کے نام خط از تبوک	(یہ قیصر کے نام دوسرا خط تھا)
رمضان	منافقین کا فتنہ اور مسجد ضرار کا گرایا جانا اور منافقین کی پردہ دری	
رمضان	قصہ سہ معافی کعب بن مالک وغیرہ	
"	قصہ لعان اور واقعہ عویمر (مسئلہ لعان کے متعلق اسلامی حکم)	
رمضان	قبیلہ بنو ثقیف کا مسلمان ہونا	
"	لات کے بت کا منہدم کیا جانا	
بلاتعین ماہ	ملوک حمیر کے نام خط	
"	غامدیہ عورت کا رجم	(اس واقعہ کی تاریخ قابل تحقیق ہے)
"	رجم کی سزا پر ایک اصولی نوٹ (کیا رجم کی سزا حقیقۃً اسلامی سزا ہے)	
بلاتعین ماہ	نجاشی بادشاہ حبشہ کی وفات اور آنحضرت صلعم کا نجاشی کا غائبانہ جنازہ پڑھنا	
"	اس بات پر نوٹ کہ یہ کونسا نجاشی تھا	
"	مسئلہ جنازہ کے متعلق اصولی نوٹ	
"	وفات ام کلثوم بنت رسول اللہ	(علامہ ابن قیم کے نزدیک ان کی وفات شعبان میں ہوئی تھی)
"	زکوٰۃ کی وصولی کے لئے عمال کا تقرر	
ذوالقعدہ	عبد اللہ بن ابی رئیس المنافقین کی موت	
"	(آنحضرت صلعم کا اس کا جنازہ پڑھنا اور حضرت عمرؓ کا اعتراض۔	
"	حج کا فرض ہونا	(زرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۳ و زاد المعاد جلد ۱ صفحہ ۱۸)
"	حج پر اصولی نوٹ	
ذوالقعدہ (مارچ ۶۳۱ء)	حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا میں مسلمانوں کا پہلا حج	(علامہ زرقانی نے سفر کی ابتداء ذوالحجہ میں لکھی ہے)
بلاتعین ماہ	اسلام میں قمری اور شمسی نظام (یعنی ملت عامہ کے لحاظ سے کس امر میں قمری نظام اور کس میں شمسی)	
"	اہل فارس کا کسریٰ شہر یار کو قتل کر کے اس کی لڑکی بوران کو تخت پر بٹھانا	
بلاتعین ماہ	آنحضرت صلعم کے اس ارشاد پر نوٹ کہ عورت کو بادشاہ بنانے والی قوم کامیاب نہیں ہو گی۔	(آنحضرت صلعم کا یہ ارشاد انفرادی حکومت کے زمانہ کا ہے اس لئے یہ خیال نہ کیا جائے کہ یورپ کے بعض ممالک نے عورت حاکموں کے زمانہ میں خاص ترقی کی ہے۔ کیونکہ یورپ میں اصل حکومت قوم کی ہوتی ہے اور ملکہ برائے نام ہوا کرتی ہے۔ گو پھر بھی بعض نقائص پیدا ہو جاتے ہیں)

واقعات سنہ ۱۰ھ

ماہ	واقعہ	کیفیت
محرم	عدی بن حاتم طائی کا مسلمان ہونا	(یا شعبان سنہ ۹ھ)
ربیع الاول	بعث ابو موسےٰ اشعری بطرف یمن	(یا ربیع الآخر)
"	بعث معاذ بن جبل بطرف یمن	"
"	بعث خالد بن ولید بطرف نجران	
" (جون ۶۳۱ء)	وفات ابراہیم ابن رسول اللہؐ اور کسوف شمس (آنحضرت صلعم کا یہ فرمانا کہ اگر میرا یہ بچہ زندہ رہتا تو نبی بنتا)	
بلاتعین ماہ	بعث جریر بن عبد اللہ بطرف ذوالکلاع	
"	بعث ابو عبیدہ بطرف نجران	
"	قصہ بدیل و تمیم الداری و ابن صیاد	
"	دجال کے متعلق اصولی نوٹ	
"	جبرائیل کا تمثیلی صورت میں آنحضرت صلعم کی مجلس میں حاضر ہو کر مسائل دریافت کرنا	
رمضان	بعث حضرت علی بطرف یمن	
بلاتعین ماہ	سود کی ممانعت	
"	اشتراکیت یعنے کمیونزم پر ایک اصولی نوٹ	
"	ابو عامر راہب کی موت	
"	وفات باذان والئی یمن	
"	نزول احکام بابت استیذان	
ذوالقعدہ و ذوالحجہ (مارچ ۶۳۲ء)	حجۃ الوداع جس میں آنحضرت صلعم نے اپنی وفات کے قریب ہونے کے خیال سے مسلمانوں کو الوداع کہا۔	
"	آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کا نزول	
"	اسلام کی تعلیم کا خلاصہ (سابقہ مذاہب کے متعلق اسلام کا مسلک۔ پنج ارکان اسلام۔ مسئلہ ختم نبوت۔ اسلام کی عالمگیر شریعت۔ شریعت کے ٹھوس اور لچکدار حصے وغیرہ)	
"	آنحضرت صلعم کا خطبہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر	
بلاتعین ماہ	آنحضرت صلعم کو جوامع الکلم عطا کئے گئے۔	
"	آپؐ کے خاص خاص امتیازی کلمات	

واقعات سنہ ۱۱ھ

ماہ	واقعہ	کیفیت
محرم	وفد نخع از یمن (یہ آخری وفد تھا جو آنحضرت صلعم کے سامنے پیش ہوا)	

(باقی صفحہ ۸ پر)

رہنمائی اور ہدایت

سلسلہ احمدیہ ایک روحانی سلسلہ ہے۔ جس کی بنیاد اس بات پر ہے۔ کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ کامل مکمل شریعت کی بنیاد قائم کی گئی۔ یہ بنیاد ترقی کرتی چلی گئی۔ اور اسلام کو تقویت حاصل ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ حدیث شریف "خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب" کے مطابق جھوٹ اور خرابی کی آمیزش شروع ہوگئی۔ اور آیت ثم یعرج الی السمآء فی یوم کان مقدارہٗ الف سنۃ مما تعدون (السجدہ) کے مطابق ہزار سال تک ضلالت وگمراہی کا دور دورہ رہا۔ اور پھر ۱۳۰۰ سال کے بعد خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ولو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل من ھٰؤلاء (بخاری) امام وقت کو مبعوث فرمایا۔ اور تجدید کی صورت میں از سرِنو صحیح اسلام کی بنیاد پڑی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس وقت باقی قومیں شتر بے مہار کی طرح ہیں۔ صرف ایک جماعت احمدیہ ہے۔ جو تنظیم اسلام رکھتی ہے۔ اور اس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ گویا وہ تنظیم اسلام جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین رضؓ کے ذریعہ قائم کیا گیا تھا۔ اب اسے سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ سے قائم کیا جارہا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے فرقوں میں کئی بے شمار بے راہ روی کی صورتیں قائم ہوتی ہیں۔ جو تنظیم اسلام کے برخلاف ہوتی ہیں۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی۔ کہ ان لوگوں کو ٹوکا جائے۔ حالانکہ آیت کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون (مائدہ پ ۶) کے ماتحت اسلامی نظریہ یہ ہے۔ کہ قوم کے افراد میں غلط کار لوگوں کو ٹوکنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائیگا۔ تو آہستہ آہستہ سب قوم خراب ہو جائے گی۔ مگر ایسا نہیں کیا جاتا۔ اور اگر کوئی کسی کو ٹوکتا ہے۔ تو اس کی مانی نہیں جاتی۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہیں ہے۔ جس کے ہاتھ پر انہوں نے عہد کیا ہو۔ کہ ہم ہر نیک تلقین پر لبیک کہیں گے۔ اس کے بالمقابل خدا کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کی تنظیم موجود ہے۔ اور احباب جماعت اس تنظیم کو قبول کرتے ہیں۔ اور سلسلہ احمدیہ کے جاری شدہ احکام کو مانتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایسے واقعات ہوئے کہ بعض احباب نے ایسے کاموں میں شرکت کی۔ جن میں اسلام شرکت کی اجازت نہیں دیتا۔ اور جو سٹرائیک اور بغاوت کی صورت اپنے اندر رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان پر اظہار ناراضگی فرمایا۔ بلکہ بعض لوگوں کو جماعت سے خارج کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے ایسے خلاف اسلام کاموں پر بعض لوگوں کی دوبارہ بیعت لی۔ اور اظہار ناراضگی فرمایا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ایسے خلاف اسلام کاموں پر جماعتوں اور افراد پر اظہار ناراضگی اور زجر وتوبیخ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہدایت اور رہنمائی فرماتے ہیں۔ اور احباب اس رہنمائی کو قبول کرتے ہیں۔ درحقیقت اس زمانہ کے الحاد اور بے دینی کی وجہ سے اسلامی باتیں اور اسلامی طریق کالعدم ہو رہے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے تنظیم اسلام کی طرف لوگوں کو بلایا۔ ان دنوں حالات اسلامی تنظیم کو قائم کرنا اور صحیح باتوں کی رہنمائی کرنا بہت ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے تو از بس ضروری ہے۔ کہ وہ اسلامی تنظیم سے باہر قدم نہ رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) کہ مسیح موعودؑ دین کو زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کرے گا۔

ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی تنظیم جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ قائم کیا گیا۔ اور اب سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ قائم کی جارہی ہے۔ اسے ہر قیمت پر اپنائیں۔ اور خلیفۂ وقت کی رہنمائی اور ہدایت کو نعمتِ غیر مترقبہ سمجھیں۔ (ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

اراکین تحریک حج کی توجّہ کیلئے

تحریک حج کے کوائف الفضل کی مختلف اشاعتوں میں عرض کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی روشنی میں جو اراکین امسال حج کے لئے روانہ ہو سکتے ہوں۔ وہ فوراً اپنے اسماء گرامی مع مکمل پتہ سے مطلع فرمائیں۔

خاکسار مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر سید عبد الحمید صاحب ولد سید عنایت علی صاحب مرحوم لدھیانوی کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمادیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے۔ اور آپؐ کی اتباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکریں مارتا رہے۔ گوہر مقصود اس کے ہاتھ نہیں آسکتا۔ چنانچہ سعدی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی ضرورت بدیں الفاظ بتاتا ہے۔ ؎

بزہد وورع کوش صدق وصفا ؛ ولیکن میفزائے بر مصطفےٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ کو ہرگز نہ چھوڑو۔ میں دیکھتا ہوں کہ قسم قسم کے وظیفے لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں۔ الٹے سیدھے لٹکتے ہیں۔ اور جوگیوں کی طرح راہبانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب بے فائدہ ہیں۔ انبیاءؑ کی یہ سنت نہیں۔ کہ وہ الٹے سیدھے لٹکتے رہیں۔ یا نفی اثبات کے ذکر کریں۔۔۔۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے اسوۂ حسنہ فرمایا۔ ولکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو۔ اور ایک ذرہ بھر بھی اِدھر یا اُدھر ہونے کی کوشش نہ کرو"۔ (ملفوظات)

درخواست ہائے دعاء

(۱) حضرت مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب بقاپوری جو آج کل اپنے صاحبزادے ڈاکٹر محمدؐ اسحاق صاحب بنگلہ ۵ سینٹ جانس روڈ پشاور صدر کے پاس رہائش رکھتے ہیں۔ ان کی صحت نسبتاً بہتر ہے۔ اور وہ احباب سے اپنی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ملک بشارت احمدؐ ربوہ

(۲) میرا بچہ عرصہ ایک ماہ سے زکام اور بخار میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت عزیز کی صحت تندرستی درازیٔ عمر اور عزیز کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ اللّٰہم آمین۔ ظفر احمدؐ کوٹ باجوہ۔

(۳) میری لڑکی اور بھانجی امتحان ورنیکلر مڈل میں شامل ہو رہی ہیں۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شمس الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹدہ دراکھا تحصیل بھلوال۔

(۴) میری چھوٹی بیوی کو دوبارہ ہسٹیریا کے دورے پڑنے لگے ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار حکیم رحیم بخش سند رگڑھی دیہاتی مبلغ علاقہ لاٹھیانوالہ ڈاکخانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور

(۵) میری ہمشیرہ چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ایم۔ اے شریف شفقی۔

(۶) بندہ کی اہلیہ بیمار ہے۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ ماسٹر خدا بخش آڑھتی فرم خواجہ اینڈ کو سرگودھا

(۷) میری بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میرے لڑکے مقبول احمدؐ اور عزیزم بشیر احمدؐ کا امتحان ہونے والا ہے۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر عبد الستار شاہ چک $\frac{\text{۲۴}}{\text{ج۔ب}}$ براستہ چنیوٹ ضلع لائل پور۔

(۸) آج کل میری ترقی کا معاملہ افسران بالا کے زیر غور ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء۔ خاکسار حافظ مبین الحق شمسؔ ڈرافسمین $\frac{\text{۲۰۷}}{\text{۳}}$ مارٹن روڈ کراچی ۵

ضروری تصحیح

(۱) مورخہ ۱۵ فروری کے پرچہ میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں۔ ان میں عبد اللطیف ولد میراں بخش صاحب پرانی انارکلی لاہور کی وصیت بھی شائع ہوئی ہے۔ ان کا نمبر وصیت ۸۱۲۰ ہے۔ اخبار میں ۸۱۲۲ غلط نمبر شائع کیا گیا ہے۔ احباب تصیح فرمالیں۔

(۲) مورخہ ۱۵ فروری ۵۵ء کے پرچہ میں جو وصیت نمبر ۹۸۰۱ شائع ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل جائیداد میں بندے طلائی دو تولے وزن کے ہیں۔ ایک تولہ غلط شائع ہوئے ہیں۔ احباب تصیح فرمالیں۔

(سیکرٹری کارپرداز مصالح قبرستان)

گم شدہ کی تلاش

میرا لڑکا مسمی فضل احمدؐ عمر ۱۵ سال پرائمری پاس عرصہ ایک ماہ سے سندھ اسٹیٹ خلیل آباد سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ اس کا پتہ درکار ہے۔ جس کسی صاحب کے پاس ہو وہ اطلاع دے کر مشکور فرمادیں۔ خاکسار محمد الدین احمدی چک $\frac{\text{۷۶}}{\text{۴-R}}$ ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد معرفت چودھری علم الدین اینڈ کو آڑھتی غلہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاول نگر ریاست بہاول پور۔

ولادت: اللہ تعالےٰ نے مجھے لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو عمر دراز عطا فرمادے۔ اور خادم دین بنائے۔ شیخ عبد الکریم وارڈ ۵ ڈاکخانہ نہر کارہ نہر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

فکر و نظر

(خورشید احمد) ——

خدمت خلق اور عیسائی مشنری

امریکہ کے مشہور ماہر تعلیم ڈاکٹر فرینک لوباخ گذشتہ دو ماہ سے مغربی پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے پاکستان سے ناخواندگی اور جہالت دور کرنے کے لئے حکومت پاکستان کے سامنے ایک سکیم بھی پیش کی ہے۔ اور اسے عملی جامہ پہنانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے

ڈاکٹر فرینک لوباخ کے جو حالات اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ

"تعلیم بالغاں کا کام آپ نے ۱۹۲۹ء میں فلپائن کے مسلمان قبائل میں شروع کیا۔ یہ قبائل صدیوں سے عیسائی مبلغین کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اور بڑی سختی سے اسلام پر قائم تھے۔ اسلئے کسی مشنری کا حوصلہ نہیں تھا کہ وہ ان کی بستی میں آباد ہو سکے۔ ڈاکٹر لوباخ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ان کے درمیان رہنا شروع کیا۔ اور ان کی مقامی بولی "مارانا" کے محض تین الفاظ سے تعلیم کی ابتداء کی۔ جب انہوں نے یہ مہم شروع کی۔ تو ایک لاکھ باشندوں میں سے صرف چار فی صدی یعنی چار ہزار افراد عربی پڑھ سکتے تھے۔ لیکن دس ہی برس کے بعد تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ گئی"۔

(تنویر ۱۳ر فروری ۱۹۵۵ء)

ڈاکٹر لوباخ کے یہ حالات کئی لحاظ سے ہمارے لئے سبق آموز ہیں:۔

—— تعلیم بالغان کے سلسلے میں ان کی مساعی خدمت خلق کا ایک حیرت انگیز اور قابل تقلید نمونہ ہے۔

—— یہ حالات بتاتے ہیں کہ اگر انسان محنت استقلال اور ہمت سے کام کرے تو کس طرح مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے

—— یہ حالات عیسائی مشنریوں کے طریق تبلیغ پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ باقی مسلمانوں سے تو ہم کیا عرض کریں۔ افسوس ہے کہ انہیں تبلیغ اسلام کے اہم فریضہ کی طرف توجہ ہی نہیں۔

لیکن کم از کم احمدی احباب کو یہ حالات ضرور دعوت غور و فکر دیتے ہیں:

خدمت خلق اور بنی نوع انسان کی دلی ہمدردی اسلامی شعار اور ہمارے آقا حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک زریں حکم ہے۔

اگر باطل اس حکم کو اپنا کر فائدہ اٹھا رہا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم صحیح معنوں میں اس پر گامزن ہوں۔ —— اور فتح و ظفر ہمارے قدم نہ چومے!

حضور ایدہ اللہ کی ایک تحریک کی اہمیت

امریکی ماہر تعلیم ڈاکٹر فرینک لوباخ کی مساعی اس لحاظ سے بھی ہمارے لئے قابل غور ہے کہ اس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تحریک کی اہمیت و افادیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

حضور ایک عرصہ سے ہمیں یہ تحریک فرما رہے ہیں کہ

"تمام تعلیم یافتہ دوست ایک ایک ناخواندہ احمدی کو پڑھانے کی کوشش کریں ...... تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اگر ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ ہم اپنے مردوں اور عورتوں کے معیار تعلیم کو بلند کریں۔ تعلیم سے میری مراد کوئی اعلےٰ تعلیم نہیں بلکہ یہ ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت کم از کم اردو لکھ پڑھ سکے ...... اگر سارے کے سارے تعلیم یافتہ احمدی مرد اور عورتیں یہ عہد کر لیں۔ اور سال میں ایک ایک ناخواندہ احمدی کو اردو پڑھانا اپنے ذمہ لے لیں تو ایک قلیل عرصہ میں ہم بہت بڑا تغیر پیدا کر سکتے ہیں"۔

(الفضل ۵ر جنوری ۱۹۵۴ء)

اب ڈاکٹر لوباخ کے متعلق اخبارات کی یہ اطلاع بھی ملاحظہ فرمائیں:۔

"ڈاکٹر لوباخ کے طریقۂ تعلیم کے خاص مراحل میں اساتذہ کی تربیت کو اولین حیثیت حاصل ہے آپنے اپنے طریقۂ تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے اس امر پر خاص زور دیا کہ:۔

ہر ایک استاد اور طالبعلم کم از کم ایک ناخواندہ شخص کو ایک سال کے عرصہ میں لکھنا پڑھنا ضرور سکھائے گا"

گویا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں جو تحریک فرمائی ہے وہ ڈاکٹر لوباخ ایسے مشہور ماہر تعلیم کے طریقۂ تعلیم کی ایک خاص اور اہم شق پر مشتمل ہے! اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ طریقۂ تعلیم انہوں نے کتنے لمبے تجربہ سے اخذ کیا؟ —— سنیئے:۔

"آپ ۲۵ برس سے رضا کارانہ حیثیت سے دنیا میں گھوم رہے ہیں۔ اب تک ۸۰ ممالک کا دورہ کیا ہے اور ۲۴۰ زبانوں میں خواندگی کے ابتدائی اسباق تیار کر چکے ہیں"

اب خود اندازہ لگایئے حضور کی اس تحریک کی عظمت و اہمیت کا اور پھر اپنا جائزہ لیجئے! کہ کیا آپ نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے کسی ناخواندہ بھائی کو پڑھانا شروع کر دیا ہے؟

انفرادی سیرت و کردار کی اہمیت

معاصر "نوائے وقت" لکھتا ہے:۔

"انفرادی سیرت و کردار اور صدق و اخلاق کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اگر معاشرہ کے حساس اور نیک طبع لوگ اس سلسلے میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنے لگیں تو اجتماعی توجہ کے فقدان سے جو خلا محسوس ہو رہا ہے۔ اور جس سے عام یاس و قنوطیت کی فضا مسلط ہو رہی ہے۔ اس میں بڑی کمی آ سکتی ہے۔ جمہوریت میں فرد کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اور ہونی چاہیئے افراد کی سیرت و کردار میں جتنی بلندی اور خود داری ہوگی عام زندگی میں یہ کیفیات اتنی ہی اجاگر ہوں گی"۔

(۲۴ فروری ۱۹۵۵ء)

معزز معاصر نے جس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فی الحقیقت وہ ملک و ملت کی ترقی اور بہبودی کے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ وقت کا یہ ایک اہم تقاضا ہے کہ اس ضرورت کو بار بار مختلف رنگوں میں پیش کیا جائے اور اس کی اہمیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے —— حق یہ ہے کہ جبتک انفرادی سیرت و کردار کی اصلاح و تربیت کی طرف توجہ نہ دی جائے گی۔ وہ صحت مندانہ ماحول پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ جو ہر شعبہ زندگی میں ہمیں ترقی سے ہمکنار کر سکے اور جس میں اسلامی معاشرہ کی تمام خصوصیات موجود ہوں۔

اسلام نے انفرادی اصلاح و تربیت کو اولین اہمیت دی ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ہاں اسلام کا نام تو ہر موقع پر لیا جاتا ہے مگر اسکے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ بہت کم ہے۔ حتی کہ وہ لوگ بھی جو اسلام کی "تجدید و احیاء" کے دعویدار ہیں سیاست میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ انفرادی تربیت و اصلاح کا پہلو کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا ہے اور جیسا کہ معزز معاصر نے اشارہ کیا ہے۔ یاس و قنوطیت کی فضا مسلط ہو رہی۔

تحریک جدید کے بقایا ادا کرو!!!

اٹھو! اور اس غفلت کے پردے کو چاک کر کے رکھدو

فرمایا:۔

(۱) "آپ وہ لوگ ہیں کہ جن کے سپرد اسلام کی آبیاری کا کام اللہ تعالےٰ نے کیا ہے۔
(۲) آپ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ساٹھ سال سے اس کام کو ہر قسم کی قربانی کر کے کیا ہے۔
(۳) آپ وہ لوگ ہیں۔ جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا مثیل قرار دیا ہے
(۴) آپ وہ لوگ ہیں۔ کہ جنہوں نے دو جنوں ملکوں میں تبلیغی مشن قائم کر کے اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔
(۵) آپ کے اس کام کی وجہ سے باوجود تھوڑا اور غریب ہونے کے لوگ آپ کو امیر سمجھتے ہیں
(۶) آپ وہ ہیں۔ کہ دشمن بھی آپ کے اس کام کی تعریف کرنے پر مجبور ہوتا چلا آ رہا ہے۔
(۷) آپ نے پندرہ سال اسلام کی خدمت کر کے خاص بوجھ اٹھایا ہے۔
(۸) میری جوانی میں آپ نے میرا ساتھ دیا۔ اب کہ میں بیمار اور کمزور ہوں۔ آپ کا فرض ہے۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ میرا بوجھ اٹھائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو"

اسلام اور احمدیت کے سپاہیو!۔ اٹھو ابھی وقت ہے کہ وہ انیس سالہ جہاد کبیر کی کتاب جو بن رہی ہے۔ اس میں اپنا نام درج کرا لیں۔ اور وہ جن کے ذمہ تھوڑا بہت بقایا ہے۔ وہ اس غفلت کے پردہ کو چاک کر کے رکھدیں۔ اور اپنا بقایا ادا کر کے اسلام کی تاریخی یادگار کتاب میں نام لکھوا لیں۔ یہ وہ کتاب ہے۔ جس میں حصہ لینے والوں کا نام ادب و احترام سے تا قیامت زندہ رہے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جدید ترکی

عدالتی نظام

ترکی میں عدلیہ آزاد ہے اور ان تحفظات کے علاوہ جن کا دستور میں ذکر کیا گیا ہے اس پر اور کوئی بندی نہیں ہے دستور کی دفعہ ۵۴ میں لکھا ہے

"عدالتیں تمام مقدمات کی سماعت کرنے اور ان پر فیصلہ دینے میں آزاد ہیں۔ الا یہ قانون کے علاوہ کوئی پابندی نہیں ہے۔ عدالتوں کے فیصلوں کو مجلس ملی کبیر یا مجلس وزراء بھی نہیں بدل سکتی۔ اور نہ ان فیصلوں پر عمل در آمد میں کوئی مداخلت کی جا سکتی ہے"

ترکی میں مختلف قسم کی عدالتیں ہیں۔ اولاً جسٹس آف پیس کی عدالت جس کا ایک جج ہوتا ہے اور جس میں ایک سو ڈالر تک کی رقوم کے دیوانی مقدمات اور نان نفقہ کے مقدمات وغیرہ کی سماعت ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ابتدائی عدالت ہے۔ اس کا بھی ایک جج ہوتا ہے اور اس میں ان مقدمات کی سماعت ہوتی ہے جو فوجداری کی مرکزی عدالتوں اور تجارتی مقدمات کی عدالتوں کے دائرہ اختیار سے باہر ہوں۔ فوجداری کی مرکزی عدالت میں ایک صدر جج اور دو ممبر جج ہوتے ہیں۔ ان میں وہ مقدمات پیش ہوتے ہیں جن میں پانچ سال سے زائد مدت کی قید یا بھاری سزا دی جا سکتی ہے۔ تجارتی مقدمات کی عدالت میں بھی ایک جج ہوتا ہے۔ اس عدالت کے فیصلہ کے خلاف عدالت مرافعہ میں اپیل کی جا سکتی ہے۔

عدالت مرافعہ

عدالت مرافعہ دار الحکومت میں قائم ہے۔ یہ ترکی کی اعلیٰ ترین عدالت ہے جس میں ماتحت عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہے۔ ماتحت عدالت کے فیصلہ ملنے کے سات دن کے اندر متعلقہ فریق اس فیصلہ کے خلاف اپیل کر سکتا ہے اور مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اگر عدالت مرافعہ نے ماتحت عدالت فیصلہ کی تصدیق کر دے تو یہ فیصلہ ناقابل تنسیخ ہو جاتا ہے۔ اگر عدالت مرافعہ ماتحت عدالت کے فیصلہ کی تصدیق نہیں کرتی تو یہ مقدمہ پھر ماتحت عدالت میں بھیجا جاتا ہے۔ ماتحت عدالت نے اگر اپنے فیصلہ پر اصرار کیا تو پھر یہ مقدمہ عدالت مرافعہ کے کورم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جس کا فیصلہ آخری ہوتا ہے

عدالت عالیہ (ہائی ٹریبونل) ترکی کی مجلس ملی کبیر کے فیصلہ پر قائم کی جاتی ہے۔ کابینہ، کونسل آف اسٹیٹ اور عدالت مرافعہ کے ان ارکان کے خلاف عدالت عالیہ میں مقدمہ پیش کیا جاتا ہے جن پر اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں بدعنوانی کا الزام ہو۔ عدالت عالیہ کا فیصلہ ناقابل تنسیخ ہوتا ہے عدالت مرافعہ کا پبلک پراسیکیوٹر عدالت عالیہ کا بھی پبلک پراسیکیوٹر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کونسل آف اسٹیٹ بھی ہے جو انتظامی امور کی عدالت ہے یعنی جس کا دائرہ اختیار انتظامی تنازعات تک محدود ہے۔ یہ عدالت بھی دار الحکومت میں قائم ہے اور حکومت کیلئے مشاورتی ایجنسی کی حیثیت سے کام کرتی ہے۔

سرزمین اور باشندے

جمہوریہ ترکی کا رقبہ ۲۹۶۵۰۳ مربع میل اور آبادی ۲۰۹۰۲۷۲۸ ہے۔ اس کا ایک حصہ یورپ میں اور دوسرا ایشیاء میں ہے اور اس خصوصیت کی بناء پر اسے مشرق اور مغرب کے درمیان ایک پل کہا جاتا ہے۔ یہ آبادی کے لحاظ سے اقوام متحدہ کے ۵۹ ارکان میں سے بارھواں سب سے بڑا ملک ہے۔

بنیادی طور پر ترکی ایک زرعی ملک ہے جس کے ۴/۵ باشندے دیہات میں اور ۱/۵ شہروں میں رہتے ہیں۔ پچاس ہزار سے زیادہ آبادی والے اس میں ۱۲ شہر ہیں۔ استنبول (۱۰۰۰۰۰۰) ازمیر (۳۲۱۹۰۵) اور انقرہ (۲۹۵۰۰۰) کے مشہور اور تاریخی شہر ہیں۔

ترکی آب و ہوا نیم معتدل اور کہیں بہت سرد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے ایشیائے کوچک بھی کہا جاتا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ ترکی میں بر اعظم ایشیاء کی تمام خصوصیات موجود ہیں جغرافیائی اعتبار سے اسے پلیٹو کہا جا سکتا ہے جس کے باشندوں کو جفاکش کی زندگی بسر کرنی پڑتی ہے اور پلیٹو کے جنوب شمال اور مشرق میں بلند پہاڑ ہیں۔ بعض پہاڑوں کی چوٹیاں تو دس دس ہزار فٹ بلند ہیں۔

دیہات میں رہنے والے باشندے زیادہ تر زراعت۔ پھلوں کے باغات اور مویشیوں سے اپنی روزی کماتے ہیں۔ کچھ لوگ کانوں میں بھی کام کرتے ہیں۔ شہروں میں دیگر ممالک کی طرح تجارت نقل و حمل اور صنعتی شعبوں میں ترکی باشندے کام کرتے ہیں۔

جدید ترکی ایک جمہوریہ ہے جس میں مملکت صدر کو عوام منتخب کرتے ہیں۔ ہر ترکی کا ہر باشندہ جس کی عمر ۲۲ برس سے زیادہ ہو ووٹ دے سکتا ہے۔ مجلس ملی کبیر کے انتخابات ہر چار سال بعد ہوتے ہیں۔ ہر چالیس ہزار آدمی ایک نمائندہ کا انتخاب کرتا ہے۔ ترکی کے قوانین مجلس ملی کبیر منظور کرتی ہے جو ایک ایوان پر مشتمل ہے

انتخابات کے بعد پارلیمنٹ اپنے ارکان میں سے جمہوریہ کا صدر منتخب کرتی ہے۔ صدر جمہوریہ وزیر اعظم کا تقرر کرتا ہے جو کابینہ بناتا ہے۔ اس کابینہ کا پروگرام منظوری کے لئے مجلس ملی کبیر کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ پروگرام منظور نہ کیا گیا تو کابینہ کو یا تو ایسا پروگرام پیش کرنا ہوتا ہے جسے منظور کر لیا جائے ورنہ مستعفی ہو جانا پڑتا ہے

ترکی میں انتخابات ریاستہائے متحدہ امریکہ کے طرز پر ہوتے ہیں۔ یہ بھی اتفاق ہے کہ ترکی میں جو دو بڑی سیاسی پارٹیاں ہیں ان کے نام وہی ہیں جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں دو بڑی سیاسی پارٹیوں کے ہیں یعنی ریپبلکن پارٹی اور ڈیموکریٹک پارٹی ۱۴ مئی ۱۹۵۰ء کے انتخابات میں ڈیماکریٹک پارٹی کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ اور ریپبلکن پارٹی جو ۲۷ سال سے برسر اقتدار تھی شکست کھا گئی۔

ترکی کے آئین میں اس کے باشندوں کیلئے مذہب نسل اور صنف کے کسی امتیاز کے بغیر یکساں حقوق مذہب۔ تحریر تقریر اور اجتماع کی آزادی تعلیم اور انصاف کے حصول کے حق اور ظلم و ناانصافی سے محفوظ رہنے کی ضمانت دی گئی ہے۔

کانکنی

جمہوریہ ترکی میں ملک کے معدنی وسائل کو ترقی دینے اور مزید وسائل کی دریافت کے لئے ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کام کرتا ہے اور آج کل اس کی معیشت میں کوئلہ تانبہ۔ لوہے اور کروم وغیرہ معدنیات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ملک میں ۱۷۰ مقامات پر کروم کی کانیں ہیں۔ اور سالانہ ۲۸ لاکھ ٹن کروم نکالا جاتا ہے۔ ترکی دنیا کے ان چار بڑے ممالک میں شامل ہے جہاں یہ دھات سب سے زیادہ پیدا ہوتی ہے اس ملک میں لوہا بھی کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ ۱۹۳۷ء میں ڈورک میں لوہے کی کانیں دریافت ہونے کے بعد ملک کی بھاری صنعتوں نے بہت ترقی کی۔ ڈورک کی کانوں سے ایک لاکھ ٹن لوہا سالانہ حاصل ہوتا ہے اور قرابوک اسٹیل ورکس انہی کانوں کا لوہا استعمال کرتے ہیں ادا پازار میں بھی لوہے کی کانیں موجود ہیں۔ اور انہیں مزید ترقی دی جا رہی ہے۔

کوئلہ اور تانبہ

بحر اسود کے ساحل پر کوئلہ کے قیمتی ذخائر موجود ہیں اور زنگلداق کی کانوں سے سالانہ چالیس لاکھ ٹن کوئلہ حاصل ہوتا ہے۔ اس پیداوار کو بڑھا کر ۷۵ لاکھ ٹن سالانہ تک پہنچانے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔

ترکی میں تانبہ قدیم زمانہ سے نکالا جاتا ہے۔ اور ارگنی کے مقام پر اس دھات کے کثیر ذخیرے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ موگل میں بھی تانبہ کی برآمد سے کافی آمدنی ہوتی ہے۔ ترکی کے تانبہ کا امریکہ سب سے بڑا خریدار ہے۔ ترکی میں سرمہ اور سیسہ وغیرہ کے بھی قیمتی ذخائر پائے جاتے ہیں

میرشام

اس کی سطح جو وسط ترکی میں واقع ہے میرشام کی کانکنی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ میرشام ایک نرم اور سفید دھات ہوتی ہے۔ جو دھوپ لگ کر سوکھ جاتی ہے۔ اور ہاتھی دانت کی مانند ہو جاتی ہے۔ اس دھات سے ترکی کاریگر قسم قسم کی اشیاء مثلاً گلدان۔ پائپ اور بٹن وغیرہ تیار کرتے ہیں۔

اس ملک کی برآمدی اشیاء میں ۷ تا ۸ فیصدی معدنیات ہیں۔ اور ان کی برآمد میں اور اضافہ ہونے کی توقع ہے۔

تعلیمی نظام

ترکی میں تعلیم کا انتظام مملکت کرتی ہے جب ۱۹۲۳ء میں سلطنت عثمانیہ کی جگہ جمہوریہ نے لی تو ملک میں اسکولوں اور اساتذہ کی زبردست کمی تھی۔ لہٰذا تعلیم کی اہمیت کو محسوس کر کے نئے ہوئے جمہوریہ کے بانیوں نے تعلیم کو عام کرنے کے لئے فوراً کام شروع کر دیا۔ اور سرمایہ کی کمی کے باوجود تعلیمی اسکیموں کو عملی جامہ پہنایا۔

۱۹۲۳ء میں ۱۰ فیصدی آدمی پڑھے لکھے تھے اور اب یہ شرح ۵۰ فیصدی ہو گئی ہے

قومی مصارف کا ۱۳ فیصدی حصہ تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔ تعلیم پر صرف ہونے والی رقم کا ۱۷ فیصدی ابتدائی تعلیم پر ۱۵ فیصدی ثانوی تعلیم پر ۱۲ فیصدی فنی تعلیم پر اور ۳ فیصدی یونیورسٹی کی تعلیم پر خرچ ہوتا ہے۔ فنی تعلیم پر جو رقم خرچ کی جاتی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترکی جیسے ملک میں جو تیزی کے ساتھ صنعتی ترقی کر رہا ہے۔ فنی تعلیم کو کتنی اہمیت دی جا رہی ہے۔

ابتدائی تعلیم ترکی لڑکوں کے لئے لازمی ہے جس کے بعد ترک لڑکا یا تو فنی تعلیم حاصل کرتا ہے۔ یا اپنا علمی مطالعہ جاری رکھتا ہے۔ ان دنوں فنی تعلیم پر زور دیا جا رہا ہے اور لڑکوں اور لڑکیوں کی زیادہ تعداد فنی تعلیم حاصل کرتی ہے۔ ترکی میں لڑکے اور لڑکیاں ساتھ ساتھ پڑھتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول بھی ہیں۔

ثانوی سکول سے نکلنے کے بعد ترک لڑکا کسی پیشہ میں یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مقابلہ کے امتحانوں میں شرکت کرتا ہے۔ غریب لڑکوں کے لئے مملکت کی طرف سے بہت سے وظیفے دیئے جاتے ہیں جنہیں حاصل کرنے کے لئے امیدواروں کو مقابلہ کے امتحانوں میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ ترکی طلباء دوسرے ملکوں میں تربیت حاصل کرنے کے لئے بھی مقابلہ کے امتحانوں میں بیٹھتے ہیں

اس وقت ترکی میں ۱۷۰۰۰ ابتدائی سکول ہیں اور ان میں تعلیم پانے والے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد ۱۷۰۰۰۰۰ ہے۔ ۱۹۲۳ء میں صرف ۵۵ر۳۰۰۰ طلباء تعلیم پا رہے تھے۔

ترکی کے دو خالص اور اہم تعلیمی مراکز استنبول اور انقرہ کی یونیورسٹیاں ہیں۔ استنبول یونیورسٹی کا طب اور دندان سازی کا اسکول اور انقرہ یونیورسٹی کا آثار قدیمہ کا سکول بھی بہت مشہور ہے۔

(مرسلہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان)

دعائے مغفرت

میرے دادا چوہدری بڈھے خاں صاحب موسیٰ والہ مؤرخہ ۵۵-۱-۱۲ کو رضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں تمام احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت فردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ابو ناصر محمد ارشاد اللہ سابق قائد خدام الاحمدیہ موہلن کے ضلع گجرانوالہ

بقیہ خطبہ جمعہ (صفحہ ۲ سے آگے)

دوسرے لوگ نوکر، ورہو ل گئے ہیں۔ اگر تم پاکستان کے علاوہ دوسری جماعتوں میں جاؤ۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ ہر جماعت میں یہ احساس ہے۔ کہ ہمارا چندہ باہر کیوں جائے۔ بلکہ بعض جماعتیں یہاں تک کہہ دیتی ہیں۔ کہ ہمارا روپیہ پاکستانی مبلغ پر کیوں خرچ ہو۔ حالانکہ انہیں یہ علم نہیں۔ کہ جب پہلی دفعہ ان کے پاس مبلغ بھیجا گیا تھا۔ تو اسے پاکستانی جماعت نے ہی کرایہ دے کر بھیجا تھا۔ پھر دو چار سال جب تک وہاں جماعت قائم نہیں ہوئی تھی۔ سارا خرچ

پاکستان کی جماعت

نے دیا تھا۔ اب بھی اکثر جگہوں پر پاکستان ہی کی جماعت خرچ کرتی ہے۔ مگر بیرونی جماعتیں ایک ایک پیسہ پر بحث شروع کر دیتی ہیں۔ اور کہنے لگ جاتی ہیں۔ کہ ہمارا چندہ باہر کیوں جائے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ تبلیغ کا ذمہ دار صرف پاکستان ہے۔ باقی لوگوں پر تبلیغ کی ذمہ داری نہیں۔ امریکہ کی جماعت چاہتی ہے۔ کہ امریکہ کا چندہ امریکہ میں ہی خرچ ہو۔ جاپان چاہتا ہے۔ کہ اس کا چندہ جاپان میں ہی خرچ ہو۔ انڈونیشیا چاہتا ہے۔ کہ اس کا چندہ انڈونیشیا میں ہی خرچ ہو۔ ملایا چاہتا ہے۔ کہ اس کا چندہ ملایا میں ہی خرچ ہو۔ عرب چاہتا ہے۔ کہ اس کا چندہ عرب میں ہی خرچ ہو۔ افریقہ چاہتا ہے کہ اس کا چندہ افریقہ میں ہی خرچ ہو۔ باقی دنیا میں تبلیغ پر جو خرچ ہو۔ وہ پاکستان برداشت کرے۔ لیکن یہ احمقانہ خیال ہے۔ پس یہ مرض باہر کی جماعتوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جب یہ مرض

باہر کی جماعتوں میں

اس وقت بھی پائی جاتی ہے۔ جب پاکستان کی جماعت نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا ہوا ہے۔ تو جب مرکز میں ہی خرابی پیدا ہو جائے۔ تو ہم انہیں کیا کہیں گے۔ جب ذمہ دار لوگ معمولی عقل کی بات بھی نہ کریں۔ تو دوسروں کا کیا شکوہ ہے۔ وہ امریکہ۔ جرمنی۔ ہالینڈ اور دوسرے ممالک کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اپنی اصلاح نہیں کر سکتے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ مژدہ باد اے مرگ۔ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے۔ یعنی اے موت تجھے مبارک ہو۔ کہ عیسیٰ جو مُردے زندہ کیا کرتا تھا۔ وہ آپ ہی بیمار ہے۔ پس مرکز کے رہنے والوں پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور پھر اصلاح کرتے رہنا چاہیئے۔ انہیں اپنی

عقل۔ تنظیم اور قربانی

سے یہ ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ وہ محض اتفاقی طور پر ہی لیڈر نہیں بنے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے انہیں لیڈر بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ملک میں پیدا کیا تھا۔ تو یہ دیکھ کر کیا تھا۔ کہ ہم لوگوں میں قابلیت پائی جاتی ہے۔ اگر ہم اپنی قابلیت کو ظاہر نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ جھوٹا نہیں۔ ہم خود جھوٹے ہیں۔ اگر ہم اپنی قابلیت کو ظاہر نہیں کرتے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم اپنی طاقت کو ضائع کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ چنانچہ وہ واپس گھر گیا۔ اور اس نے اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ لیکن دست اور زیادہ ہو گئے۔ وہ دوبارہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا یا رسول اللہ میں نے اپنے بھائی کو شہد پلایا تھا۔ لیکن اس کے دست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اسے اور شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے اور شہد پلایا لیکن دست اور زیادہ ہو گئے۔ وہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اور کہا یا رسول اللہ دست تو اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اسے اور شہد پلاؤ۔ اللہ تعالیٰ سچا ہے۔ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ جب خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ شہد میں شفا ہے۔ تو اس کے پینے سے یقیناً شفا ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی بات جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ میں کس طرح مانوں کہ تمہارے بھائی کے دست شہد پینے سے ٹھیک نہیں ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ بات بھی ٹھیک ہے۔ یہ بات طب سے ثابت ہے۔ کہ جس شخص کو بدہضمی کی وجہ سے اسہال ہوں اسے حلاب آور دوا دینی چاہیئے۔ تاکہ تمام فاسد مواد اندر سے نکل جائے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ جھوٹا نہیں۔ اس نے

شہد میں شفا

رکھی ہے۔ تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ پس اگر تم اپنی قابلیت کو ظاہر نہیں کرتے۔ تو تم جھوٹے ہو۔ خدا تعالیٰ سچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں لیڈر اس لئے بنایا تھا۔ کہ تم میں قابلیت پائی جاتی ہے۔ اگر تمہارے دماغ اور دوسرے قوی دوسرے لوگوں سے بہتر نہ ہوتے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ملک میں نہ بھیجتا۔

میرے پاس ایک دفعہ امریکہ کا قونصل جنرل آیا۔ میں نے اسے کہا۔ تم امریکہ والے پاکستان کے معاملات میں دخل دیتے ہو۔ یہ امر پسندیدہ نہیں۔ تو وہ اس بات سے چڑ گیا۔ میں نے اسے کہا۔ کیا تمہارے دماغ ہمارے دماغوں سے زیادہ اچھے ہیں۔ اسے یہ بات بُری لگی ہوگی۔ لیکن آخر ان کی کونسی چیز ایسی ہے۔ جو ہم سے اچھی ہے۔ وہ تو اتنے سادہ عقل کے ہیں۔ کہ ایک انسان کو خدا مان رہے ہیں۔ ایسے لوگوں نے ہمارے دماغوں کا کہاں مقابلہ کرنا ہے۔

ہمارے پاس خدا ہے

اس کا سچا رسول ہے۔ سچی کتاب ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کو مانا ہے۔ اور وہ اس کا انکار کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کی غلطی پر ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ اور ہمارے عقلمند ہونے میں کیا شبہ ہے۔ لیکن اگر ہم اپنی عقل اور دماغ کو استعمال نہیں کرتے۔ تو یہ ہماری کمزوری ہے۔ ورنہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہم دوسروں سے زیادہ اچھے ہیں۔ کوئی اور قوم ہم سے اچھی نہیں ہو سکتی۔ تم اس وقت پہلی صف میں ہو۔ بعد میں تم دوسری صف میں چلے جاؤ۔ تو اور بات ہے۔ کیونکہ ایسے زمانے بھی آتے ہیں۔ کہ پچھلی صفیں آگے آ جاتی ہیں۔ تم نے دیکھا نہیں کہ بنو امیہ کی حکومت خالص عرب حکومت تھی۔ پھر بغداد میں جو حکومت قائم ہوئی۔ وہ عرب اور ایرانی ملی جلی تھی۔ پھر بعد میں حکومت دوسری اقوام میں چلی گئی۔ پس یہ نہیں ہو سکتا کہ پاکستان ہمیشہ کے لئے لیڈر رہا ہے۔ لیکن اس وقت وہ بہرحال لیڈر ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے لیڈر بنایا ہے۔ خواہ کوئی چیں کرے یا پیں کرے۔ اسے اچھا لگے یا بُرا لگے۔ بہرحال الٰہی فیصلہ نے اسے قابل ترین بنایا ہے۔ اب اگر وہ اپنے آپ کو ناقابل ترین ثابت کرے۔ تو یہ اس کی اپنی حماقت ہے۔ پس اگر تم اپنے آپ کو ناقابل ظاہر کر رہے ہو۔ تو ہم یہ تو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ تم ناقابل ہو۔ لیکن یہ واقعہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ کہ تم ناقابل بن رہے ہو۔

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی شبہ ہو۔ تو وہ دفتر سے دریافت کر لے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ق ع ۱۳۱۶۶ بشرط منظور احمد ولد منشی یعقوب علی صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ واقف زندگی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ مغربی پنجاب حال قادیان آج مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۵۳ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ میرے والد محترم بقید حیات ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد جمع کراؤنگا۔ تو بوقت حساب یہ رقم مجرا کی جائے گی۔ میری اس وقت ماہوار آمد تیس روپے ہیں۔ میں اپنی ہر قسم کی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد منظور احمد موصی ۲۳ $\frac{12}{53}$ گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ دار المسیح قادیان گواہ شد عبد الغفور موصی ۳۰۶۵ مورخہ ۲۳ $\frac{12}{53}$

ق ع ۱۳۱۷۰ مسماۃ امۃ العزیز اختر بنت قریشی عطاء الرحمٰن صاحب قوم اوان پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب انڈیا آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وفات پر میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر اپنی زندگی میں باخذ رسید صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کر دوں۔ تو بوقت حساب یہ رقم مجرا کی جائے گی۔ میری اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۵۰ روپے ہے۔ میں اپنی ہر قسم کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں یہ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتی رہوں گی۔ اپنی جائیداد کی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو باقاعدہ دیتی رہوں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد امۃ العزیز اختر گواہ شد قریشی عطاء الرحمٰن والد موصیہ $\frac{2}{54}$ ۱ گواہ شد عبد الغفور موصی ۱۰۱۵۰ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان $\frac{2}{54}$ ۱

ق ع ۱۳۱۷۱ مسماۃ سردار بی بی زوجہ ولی محمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ڈاکخانہ شادی وال کلاں تحصیل و ضلع گجرات صوبہ پنجاب آج بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میں یہ اقرار کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{3}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد نشان انگوٹھا سردار بی بی زوجہ ولی محمد گجراتی درویش حال قادیان ضلع گورداسپور گواہ شد فتح محمد گجراتی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ بقلم خود موصی ۱۰۲۹ $\frac{2}{54}$ ۱۳ گواہ شد ولی محمد گجراتی خاوند موصیہ نمبر وصیت ۱۰۸۲۷ $\frac{2}{54}$ ۱۳

بھارتی احمدی حکومت ہند اور پریس کی نظر میں

ببیں تفاوت راز کجاست تا بہ کجا است

حال ہی میں لاہور میں جو ٹیسٹ میچ ہوا ہے۔ اس میں ہزاروں ہندو اور سکھ عارضی پرمٹ لے کر پاکستان آئے۔ اس موقعہ پر ہمارے قادیان کے بعض احمدی بھائیوں نے بھی لاہور آنے کی اجازت چاہی تھی۔ لیکن بھارتی حکام نے کسی مصلحت کے پیش نظر ان میں سے بعض کو اجازت نہ دی۔ اس پر بھارت کی راجدھانی دہلی سے شائع ہونے والے ایک مشہور و معروف اخبار ریاست نے بھارتی حکومت کو توجہ دلانے کے لئے ایک نوٹ "قادیان کے احمدی شرفاء گیارہ نمبریوں میں" کے عنوان پر اپنے ۱۴ فروری ۱۹۵۵ء کے پرچہ میں شائع کیا ہے۔ ہم اسے بغیر کسی تبصرہ کے ناظرین الفضل کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ (عباد اللہ گیانی)

"پچھلے کرکٹ میچ کے موقع پر ہندوستان سے بیس ہزار کے قریب ہندوستانی مختلف صوبہ جات سے لاہور گئے۔ دونوں حکومتوں کے فیصلہ کے مطابق کوئی شخص بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر سے فارم لیکر اور اس کو بھر کر بغیر کسی دقت کے لاہور جا سکتا تھا۔ اور کسی شخص کے مستحق یا غیر مستحق ہونے کے متعلق سوال نہ کیا گیا۔ چنانچہ اس موقعہ پر وہ لوگ بھی ہندوستان سے پاکستان جا کر لاہور کی سیر کر آئے جو پولیس کے رجسٹر نمبر دس میں بطور بدمعاش درج تھے اور یا جن کو کرکٹ سے کوئی دلچسپی نہ تھی اور جو صرف اپنے دوستوں سے ملنے کے لئے وہاں گئے۔ مگر یہ واقعہ بیحد دلچسپ ہے کہ قادیان کے ذیل کے معزز اصحاب جو احمدی جماعت میں انتہائی عزت و احترام کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں اور جو مذہبی اعتبار سے بہت ہی بلند ہیں کو کرکٹ کا میچ دیکھنے کے لئے بھی عارضی پرمٹ نہ دیا گیا۔

(۱) حضرت مولوی عبد الرحمن امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد (حضرت امام جماعت احمدیہ کے صاحبزادہ)

(۳) ملک صلاح الدین ایم۔ اے ایڈیٹر اخبار "بدر" قادیان۔

گویا جس صورت میں دس نمبری بدمعاشوں کو بھی کرکٹ میچ دیکھنے کا عارضی پرمٹ دے دیا گیا۔ ان تینوں نیک دل اور بلند مذہبی بزرگوں کو حکومت نے گیارہ نمبریے سمجھ کر پرمٹ دینے سے انکار کر دیا اور حکومت کی کتابوں میں دس نمبر کے بعد ایک گیارہ نمبر رجسٹر بھی موجود ہے جس میں کہ صرف مذہبی لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور پرمٹ دینے والے افسروں کے خیال میں یہ گیارہ نمبریے دس نمبریوں سے بھی زیادہ خطرناک بدمعاش ہیں۔

قادیان کی احمدی جماعت کے ممبروں کے متعلق ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے کہ یہ لوگ اخلاق اور کیریکٹر کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور ایڈیٹر "ریاست" نے آج تک کسی احمدی کو بھی نہیں دیکھا جو کہ دیانت دار نہ ہو۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اگر دوسرے نیک لوگ گناہ کرتے ہوئے خدا سے ڈرتے ہیں تو احمدی گناہ کرتے ہوئے خدا سے اس طرح ہی بدکتے ہیں جیسے گھوڑا صرف سایہ سے بدکتا ہے یعنی یہ گناہ کے خیال سے ہی خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ احمدیوں کی اس پوزیشن میں ان کو قادیان سے لاہور جانے کا عارضی پرمٹ نہ دیا جانا ایسا واقعہ نہیں جس کو نظر انداز کیا جا سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مرکزی گورنمنٹ کا ایکسٹرنل ڈیپارٹمنٹ ان افسروں سے باز پرس کرے جو افسران بزرگوں کو پرمٹ نہ دینے کی حماقت کے ذمہ دار ہیں۔"

(ریاست ۱۴ فروری ۱۹۵۵ء)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
منیجر

فہرست خاتم النبیین جلد سوم۔ بقیہ صفحہ ۳

ماہ	واقعہ	کیفیت
محرم	مدفونین جنت البقیع کیلئے آنحضرت صلعم کی آخری دعا (نیز احد میں جا کر شہدائے احد کیلئے دعا)	
صفر (مئی ۶۳۲ء)	سریہ اسامہ بن زید۔ یہ آنحضرت صلعم کی زندگی کا آخری سریہ ہے گو اسکی روانگی بھی آپ کی وفات کے بعد ہوئی	
صفر یا ربیع الاول	اسود عنسی کذاب کا ظہور	
"	مسیلمہ کذاب کا ظہور (سجاح متنبیہ کا واقعہ)	
"	طلیحہ بن خویلد کا ظہور	
"	الہٰی سلسلوں میں ارتداد پر ایک اصولی نوٹ	
"	آنحضرت صلعم کی مرض الموت کا آغاز (مرض کیا تھی۔ کتنے دن رہی کیا علاج کیا گیا وغیرہ وغیرہ)	
"	قرطاس کے واقعہ کی تشریح	
"	آنحضرت صلعم کا حضرت ابوبکرؓ کو اپنی جگہ امام الصلوٰۃ مقرر کرنا۔ آنحضرت صلعم کا حضرت عائشہؓ سے فرمانا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کے متعلق خلافت کی وصیت لکھ دوں مگر پھر اسے خدا اور مومنوں پر چھوڑ دیا	
ربیع الاول	دفاتہ قبل وفات اور آنحضرت صلعم کا مسجد میں تشریف لے جا کر صحابہؓ سے باتیں کرنا	
"	آنحضرت صلعم کا آخری کلام	
(جون ۶۳۲ء)	وصال اکبر	
"	مسجد نبوی میں صحابہؓ کا غم و اندوہ حضرت عمرؓ کا پیچ و تاب کھانا حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ (وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ نیز الا من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات)	
"	اسلام کا سب سے پہلا بلکہ واحد اجماع	
"	سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول کی ابتدائی بیعت	
"	مسجد نبوی میں حضرت ابوبکرؓ کی عام بیعت	
"	آنحضرت صلعم کا غسل۔ تکفین۔ جنازہ۔ قبر اور تدفین وغیرہ	
"	کیا آنحضرتؐ کا جنازہ اکٹھا باجماعت پڑھا گیا۔ اگر نہیں تو کیوں؟	
"	آنحضرت صلعم کی عمر بحساب نظام قمری و شمسی۔	
"	آنحضرت کا ورثہ (تشریح حدیث ما ترکنا صدقة)	
"	شمائل نبوی کی ایک اجمالی جھلک	
"	محمد مصلح یعنی سب نبیوں میں سے زیادہ کامیاب نبی۔ صلے اللہ علیہ وسلم صلے اللہ علیہ وسلم۔	
"	کتاب کا خاتمہ	

مغربی افریقہ جانے والے مبلغین کرام بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے

لندن ۱۹ فروری۔ مکرم مولود احمد خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر اور مغربی افریقہ جانے والے تمام دیگر مبلغین کراچی سے بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

احباب بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

یاد رہے مبلغین کے اس وفد میں حسب ذیل مبلغین کرام شامل ہیں۔ مغربی افریقہ کے جس جس ملک میں اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان ممالک کے نام ہر مبلغ کے نام کے ساتھ درج ہیں۔

(۱) مکرم نذیر احمد صاحب مبشر (گولڈ کوسٹ) (۲) مکرم محمد اسحاق صاحب صوفی (گولڈ کوسٹ) (۳) مکرم خلیل احمد صاحب اختر (لائبیریا) (۴) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (سیرالیون) (۵) مکرم قاضی مبارک احمد صاحب (سیرالیون)

بابو مولا بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم بابو مولا بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر (آف ننگل باغبانان متصل قادیان) مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۵ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے گوجرہ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کا جنازہ مورخہ ۱۷ فروری کو ربوہ لایا گیا اور نماز جنازہ کے بعد آپ کو موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال میں برکت دیتی ہے